

# جَمْعَانِجَر



خوشی فتح ریجانی

ہر شاعری طور و فکر دی شاعری ہندی اے۔  
 شاعر حیات و کائنات تے طور کردا اے تے ایس طور  
 دے تہجے وچھل جو کجھ پاؤندا اے اوہ شاعری دے  
 روپ وچ پیش کر دیندا اے۔ ہر ایہ گل نہیں بھلنی  
 ہبیدی کہ ہر طور و فکر اوس ویلے تک شاعری نہیں بن  
 سکدا جہ تک ایہ شاعری دی روح دا حصہ نہیں بن  
 جاند۔ شاعری لفظاں دا کھیل نہیں کہ لفظاں نوں سوہنے  
 طریقے نال ترتیب دے دتا جاوے تے شاعری بن  
 جاوے۔ ایہ گل نہیں ہندی۔ شاعری دیاں پابندیاں  
 اپنی جگہ ضروری نہیں ہر سہ توں وڈی ضروری گل ایہ  
 دے کہ لفظ شاعر دی روح وچ ڈب کے ٹکن، روح دی  
 پکار بن کے ٹکن تے روح دی گرمی، سوز، بے قراری  
 تے روح دے سہنے تے سہنے جذبات دی روشنیاں تے  
 کے ٹکن۔ اگر ایہ نہیں تے لفظاں دی ساری  
 خوبصورتی شاعری بنی توں محروم رہندی اے۔

میں ہوں خوشی فتح رکھانی دے گیت پڑھے  
 تے جنوں پتہ لگا کہ ایہ گیت اک بڑے ہی خناس  
 ہاشم تے سچے شاعر دی روح دی پکار نہیں۔

رکھانی نے اپنے پسند وچ دھر لکھا جو یا اک پتہ دل  
 پایا اے۔ ایس دل وچ مارے موسماں دے رنگ  
 نہیں، دھپ دی تہش اے تے ریش دیاں خوشبو آں  
 نہیں تے ایہ سبہ کجھ بوبدی بڑی ہلاری، بڑی ہی  
 خوبصورت شاعری وچ آگیا اے۔ کتاب دا ناں ہی  
 "جہانگیر" اے۔ جہانگیر وچ اپنی ہی نفی، موسیقی تے  
 جمالیات ہندی اے۔ رکھانی دے گیتاں وچ ایہی  
 ترنم اے۔





نوشی فتح رحمانی



# جہانگیر

گیت

خوشی و شادی ریحانی

فتح پبلی کیشنز لاہور

# جملہ حقوق محفوظ ہیں

سرورقہ	_____	مرضیٰ الخیم
ناشر	_____	فرح پبلیکیشنز لاہور
مطبع	_____	طیب اقبال پرنٹرز لاہور
طبع آول	_____	۱۹۹۱ء
تعداد	_____	ایک ہزار

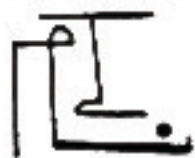
قیمت — ۱۰ روپے

برائے رابطہ —  
**مکتبہ انعمانیہ • سائنس بجٹ ڈپو**  
 ۱۶ - اردو بازار - لاہور

ڈاکٹر رشید انور



بشیر منڈیر



خوشی محمد اعجاز	نام:
خوشی فتح رحمانی	کلی نام:
میاں محمد رمضان	ولدیت:
یکم مارچ ۱۹۵۹ء	پیدائش:
ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) بی اے	تعلیم:
واپڈ لاہور	موجودہ مصروفیت:
چک نمبر ۳۹ گ ب فتح رحمان	سکونت:
تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد	
(گیت)	(۱) جابر
(غزلیں، نظمیں، گیت)	(۲) ہنگٹ
زیر ترتیب	تخلیقات:

---



## ابتدائیہ

خوشی قح رہمائی کا یہ مجموعہ کلام "جہانبر" اور بہت سی خوبییوں کے علاوہ اس وجہ سے بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس میں نہ صرف شاعر نے اردو اور پنجابی دونوں زبانوں کے کلام کو یکجا کر دیا ہے بلکہ ایک بہت کم شائع ہونے والی صنفِ سخن یعنی گیت کو اس مجموعے کا موضوع بنایا ہے۔

خوشی قح رہمائی نے اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں بڑے خوبصورت، نازک اور موسیقیت سے بھرپور گیت لکھے ہیں۔ گیت کی نزاکت کو قائم رکھتے ہوئے اس میں دنیا کی تہیوں، تہرات اور بولچالوں کا ذکر کرنا کوئی ایسا آسان کام نہیں ہے وہ جو کسی کا صریح ہے کہ:

نغمگی کے قد ہالا پر قبائے ساز تنگ

نو یہ تنگی صرف قبائے ساز تک ہی محدود نہیں ہے۔

خوشی قح رہمائی کے پنجابی گیتوں میں خاص طور پر شاعر کی گہری نظر، خوبصورت آئینہ خلقی انداز اور جزئیات نگاری میں مہارت کا احساس ہوتا ہے۔ اُس کا ذخیرہ الفاظ محض کتابی نہیں ہے۔ آپ اُس کے گیتوں میں پنجاب کے دیہات کے اصل رنگوں کو

دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے موسمِ دکھِ مُکھ کے اظہار کے اجتماعی انداز اور فردِ آشوبِ ان گہتوں کی فصاحت بناتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان میں ایسے عصری حوالے بھی ملتے ہیں جو شاعر کی ترقی پسندانہ، عوامی اور انسان دوست فکر کو ظاہر کرتے ہیں جیسے:

ظالم غلام توں اُکدے نالیں  
ہڑ بنجو آں دے مُکھوے نالیں

دیس مرے دے ہالی  
سن

لو دیس مرے دے ہالی

ہیلی تیری وثر آئی  
تونوں مالے خبر نہ کائی  
او کھوٹاں دے والی

سو یہ ایک نوجوان شاعر کی سوچوں اور خوابوں کا مستر نامہ ہے۔ رنگ بہت سے ہیں لیکن ابھی ترتیب پانے کے عمل میں ہیں۔ یہ عمل تو وقت کے ساتھ ساتھ پُورا ہوتا رہے گا فی الحال رنگوں کی اس دھمک کو دیکھئے کہ یہ رنگ لہنی جگہ پر بھی بہت خوبصورت اور توجہ طلب ہیں۔

اجہ اسلام آباد

لاہور

خوشی فتحِ روحانی جذبول، ابرابوں، اور خواہشوں سے بہرا ہوا نوجوان ہے۔ کم ایسے نوجوان ہوتے ہیں جو اپنے ان منہ زور خوابوں کو ذوق و شوق کی تعبیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ خوابوں سے پہلے تعبیروں کی تلاش آدمی کو بہت مضطرب کرتی ہے۔ روحانی بظاہر ٹھنڈا، گھبرا، خاموش اور صریح نوجوانوں ہے مگر اُس کے اندر کوئی آتش فشاں ہے جو ہر وقت اُسے کسی جولانی میں تھکا رکھتا ہے۔ اُس کے اندر کی شودشیں دوسروں کو نظر نہیں آتیں مگر جب میں نے اُس کی شاعری پر مٹی تو میرے ارد گرد جھکڑ چلنے لگے۔ اُس نے گوشتِ کو خاص طور پر اپنے تخلیقی میدانوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ گیتِ ترنم، عظیم اور تھم سے عظیم پایا ہے۔ روحانی نے شاعری کی خوشبو کو قید کرنے کی کوشش کی ہے۔ خوشبو کبھی پوری طرح قید نہیں ہوتی۔ ہر اُس کی ہمت ہے کہ وہ خوشبو کو دلوں سے دلوں تک ایک ترتیب میں لانا چاہتا ہے۔ اُس کے اس مجموعے سے مجھے ایک خاص طرح کی شادمانی ملی ہے۔

ڈاکٹر محمد اجمل نیازی  
گورنمنٹ کالج لاہور

خوشی فتحِ رعبانی بنیادی طور پر محبت کا سہا اور کھرا شاعر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس نے اپنے محبت بھرے جذبول کے اظہار کا وسیلہ گیت ایسی صنفِ سخن کو بنایا ہے۔ رعبانی کی شناخت اُس کے خوبصورت گیت ہیں جو تازہ کاری اور محبت کے ابدی جذبول کی جگہ لئے ہوئے ہیں۔

گیتوں کی کلیاں رعبانی کے گلشنِ دل سے پھوٹتی ہیں اور کومل کومل لفظوں کے ذریعے چمک چمک کر محبت بھرے دلوں کی آواز بن جاتی ہیں اور فصاحت میں جشنِ موسیقی بپا کرتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ رعبانی کے گیتوں کی خوشبو ادب کے قارئین کو اپنی طرف مسلسل کھینچتی رہے گی۔

روحی کنہا ہی

روزنامہ پاکستان لاہور



سخن ساگر کی بیرونی لہروں میں ریت نئے تماشے ہوتے رہتے ہیں لیکن اس کی سب سے توانا لہر زریں صبح ہر حال غنائیت اور نغمگی کی سدا بہار تاثیر سے ہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شعری تجربے چند مخصوص میزوں سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں میں غائب ہو جاتے ہیں جبکہ کوئی گیت وجود میں آتا ہے تو آں کی آں میں کھیتوں کھلیاؤں تک پھیل جاتا ہے اور پھر برسوں اس کی خوشبو فصائل میں رہی رہتی ہے۔

خوشی فتحِ ریحانی نے اُردو اور پنجابی میں ایسے گیت تخلیق کئے ہیں جنہیں ہوا کا جھوٹا لے لڑا تو پھر ایک مدت تک فصائل سے اُن کی مہک جانے کی نہیں۔ ریحانی کے گوشتوں میں عورت، نغمگی، درد اور شمس بہ درجہ آتم پائی جاتی ہے۔

”جانیر“ خوشی فتحِ ریحانی کا لوہین شعری مجموعہ ہے یعنی بارش کا پہلا قطرہ جو اپنے بعد مسلسل ریم جھم کا پتہ دیتا ہے۔

اسلم کولسری  
اُردو سائنس بورڈ  
لاہور



## گیت اور میں

اظہار اور ابلاغ کا مسکہ روزِ اول ہی سے انسان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ یوں یہ انسان کی جنت کا اٹوٹ انگ ہے۔ جذبات کی فراوانی اور موسماتِ اظہار کی قوتوں کو جلا بخشتے ہیں اور انہی سے تمام فنونِ لطیفہ از قسم موسیقی، سنگ تراشی، مصوری، خطاطی، شاعری اور فنی تعمیر وغیرہ نے جنم لیا۔ یہ سب کچھ انسان کو میٹھے بٹائے فسر نہیں آگیا تھا بلکہ اس کے لئے اُسے تخی ایام اور کالے کوسوں کی مسافتوں کا مزا چکنا پڑتا تھا۔ دوسری طرف ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ جذبات اور موسمات بخشتے بھولوں سے ڈسنے والے کانٹوں ہی کی طرف سفر سے بچتے نہیں ہوتے بلکہ کبھی کبھی برہمنے ساون اور بھگرتی پاندنی سے بھی اصنافِ نظم و نثر میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ صفحہ قرطاس صرف انہی عرق ریزوں کو ابر کرتا ہے جن میں فنی کار کے جگر کا لہو جھلکتا ہو۔

میرے ہاں جذبات و موسمات نے جو ہنیت اختیار کی وہ شاعری کی تھی اور شاعری میں جو جنم میرے ہاں نو پذیر ہوا اُسے گیت کا نام دیا جاتا ہے۔ گیت از خود لوب میں ایک ایسی شاخ سے مشابہ ہے جو نو گلنتہ تو نہیں تاہم کول ضرور ہے۔ یہ دل کی اتاہ گھرائیوں سے لٹکنے والی اُس رو کا اظہار ہی ہے جس نے خواہ اور آدم کی محشوں کو "میں تمہیں کوئی







اور جگنی کے ساتھ بھنگڑا ڈال کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے تھے اور گاؤں کی آہر دیاریں گیتھا، سستی اور جھنر سے اینٹا من پر چاتی تھیں۔ جہاں میری نمود سے پہلے ہی یہ سب کچھ وجود میں آچکا تھا وہاں میری گھسی میں شامل ہونے والی وہ روایت بھی تھی جو اس بار کے چمنستان بننے سے قبل منکھم ہو چکی تھی۔ یوں میں نے اپنے ماحول سے "بار" اور "چمنستان" دونوں کی بوہاس اپنی رگوں میں اُترتی محسوس کی۔ یہی بوہاس میرے جگر کا لہو بن کر میرے گیتوں میں رچ بس گئی ہے۔ یہی خوشبو "جانبر" میں اُتر کر (کہ موسیقی اور گیت یک جاں دو قالب ہی تو ہیں) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ذکرِ غمیر

یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء



اُردو گیت





گیت سلونے گارے پنھی  
گیت سلونے گا

جی مورا بہلا

پیتم مورے دُور سدھارے  
ٹوٹ گئے جیون کے سہارے

ٹوٹی آس بندھنا

گیت سلونے گارے پنھی  
گیت سلونے گا

جی مورا بہلا

مِہم جھم مِہم جھم برکھا بر سے  
پریت کو مورا منوا تر سے !

جھوٹے مست ہوا  
گیت سلونے گارے پنچھی  
گیت سلونے گا

جی مورا بہلا

پل پل پی کی یاد ستائے  
پی بن دل کو چین نہ آئے

پی کو ڈھونڈ کے لا  
گیت سلونے گارے پنچھی  
گیت سلونے گا  
جی مورا بہلا

آجاؤ تم آجاؤ  
 بیت نہ جائے رات کہیں تم دل میں پیار بسا جاؤ  
 آجاؤ تم آجاؤ

لگتا ہے اب مل نہ سکیں گے  
 پھول خوشی کے ٹھہل نہ سکیں گے  
 ملنے کا ہے ایک ہی رستہ خوابوں کو مہکا جاؤ  
 آجاؤ تم آجاؤ  
 دل میں پیار بسا جاؤ

آہٹ بن کر، سایہ بن کر  
 یادوں کا سرمایہ بن کر!  
 ذہن کے گوشے گوشے میں تم اپنا آپ رچا جاؤ  
 آ جاؤ تم آ جاؤ!  
 دل میں پیار بسا جاؤ

اس کے تارے ڈوب نہ جاتیں  
 خواب ہمارے ڈوب نہ جاتیں  
 گھونگھٹ کے پٹ کھول کے جاناں چاند سمجھ دکھلا جاؤ  
 آ جاؤ تم آ جاؤ  
 دل میں پیار بسا جاؤ

۶  
ندی کنارے گھوڑیں  
سجینی  
جی بہلائیں

گھوم گھوم کے، جھوم جھوم کے  
مست ہوا کر چوم چوم کے  
من کی پیاس بجھائیں  
سجینی  
جی بہلائیں

پیار کی مٹھی بولی بولیں  
اک دُوبے کے مڑکھ مڑکھ پھولیں

پریت کی ریت نبھائیں

سجنی  
جی بہلائیں

جیون بھر کے سانجھی بن کر  
اک نیسا کے مانجھی بن کر!

کشتی پار لگائیں

سجنی  
جی بہلائیں

سادن کے دن آئے — سکھی ری — سادن کے دن آئے  
 دُور کسی امبوا پر بیٹھی کوئل — شور مچائے

سادن کے دن آئے  
 کالے بادل جھوم کے آئے سادن کا منہ چوم کے آئے

مست پون لہرائے  
 سادن کے دن آئے  
 سکھی ری  
 سادن کے دن آئے

کالے بادل چمچم چمچم پر سے پریت کے رسیا نکلے گھر سے

پریم کے جال اٹھائے

سادن کے دن آئے

سکھی ری

سادن کے دن آئے

آری سکھی ہم جھبولا جھبولیں گیت خوشی کے گا کر ٹھپولیں

رُت یہ بیت نہ جائے

سادن کے دن آئے

سکھی ری

سادن کے دن آئے



تیرا میرا ساتھ ہے  
تاروں بھری رات ہے

چندا کی چاندنی ہے  
تاروں میں دکشی ہے

ہاتھوں میں یہ ہاتھ ہے  
تیرا میرا ساتھ ہے  
تاروں بھری رات ہے

پیار بھرے گاؤں میں  
 پیپوں کی چھانوں میں  
 کیسی ملاقات ہے  
 تیرا میرا ساتھ ہے  
 تاروں بھری رات ہے

تیرا میرا ساتھ ہے  
 دھیرے دھیرے تڑپنے  
 کیسی پیاری بات ہے  
 تیرا میرا ساتھ ہے  
 تاروں بھری رات ہے

تُجھ سے مل کر جیا مُکرا نے لگا  
مُکرا نے لگا، گیت گانے لگا

تیرے چہرے پہ دیکھا وفاؤں کا رنگ  
تیرے ہاتھوں پہ بکھرا خاؤں کا رنگ  
رنگتوں کا چمن بہانے لگا  
تُجھ سے مل کر جیا مُکرا نے لگا

تیرے بالوں کی خوشبو ہے بوئے چین  
 تیرے راتوں کی خوشبو ہے مُشکِ ختن  
 خوشبوؤں کا نشہ گد گد آنے لگا  
 تجھ سے مل کر جی اُسکرا نے لگا

پھول ، کلیوں کی مانند تیرا بدن  
 چھوٹا چاہے جسے میرا دیوانہ پن  
 یہ جنوں بھی نئے گل کھلانے لگا  
 تجھ سے مل کر جی اُسکرا نے لگا

من میں ناچے مور خوشی کا

من میں ناچے مور

باغ باغ میں غنچے ہکیں

پیڑ پیڑ پر پنچھی چہکیں

خوشیاں ہیں ہر اور

من میں ناچے مور خوشی کا

من میں ناچے مور

دل میں لے کر نسی اُمنگیں  
سنگ ہوا کے اڑیں تنگیں  
ٹوٹ نہ جائے دور

من میں نا پے مور خوشی کا

من میں نا پے مور

نیل لگن پر مست گھٹائیں  
ٹھنڈی ٹھنڈی چلیں ہوائیں  
بیٹھی بیٹھی — لور

من میں نا پے مور خوشی کا

من میں نا پے مور

بادل

چھم چھم برے  
بادل

بادل برے      ایک حسینہ  
نکل گھر سے

سُرمسی اور ڈھکے آنچل  
بادل - چھم چھم برے - بادل

شوخ ہوائیں

سُرخ لبوں کو  
چھو کر جاتیں

چھلکے لبوں کی چھپا گل  
بادل - چھم چھم برسے - بادل

رُت متوالی

دیکھ کے مکھڑ پر  
پیار کی لالی

منوا ہو گیا - پاگل  
بادل - چھم چھم برسے - بادل



کہنا تھا جو کہ بھی لیا اب کیا کہنا  
 سیکھ لیا حالات سے ہم نے چپہنا

قسمت نہ پوٹی، آشا ٹوٹی، اُتم روٹھے  
 خواب جو ہم نے دیکھے نکلے سب جھوٹے  
 آج مقدر میں ہے اشکوں کا بہنا  
 کہنا تھا جو کہ بھی لیا اب کیا کہنا

تم نے پریت نبھانے کا اقرار کیا  
 ہنستے بستے جیون کو بے کار کیا  
 جان کے تم نے پیار کا کنگن کیوں پہنا  
 کہنا تھا جو کہہ بھی لیا اب کیا کہنا

لوگ کہیں آوارہ ہم کو آوارہ  
 دل اپنا مجبور ہے کتنا بے چارہ !  
 پگ پگ ٹھوکر کھاتا، سو سو دکھ سہنا  
 کہنا تھا جو کہہ بھی لیا اب کیا کہنا  
 سیکھ لیا حالات سے ہم نے چپ رہنا

اے چاند گھٹا سے باہر آ  
توری دید کو اکھیاں ترس گئیں

کیوں اپنا آپ چھپاتا ہے  
کیوں دل کو روگ لگاتا ہے

کبھی سامنے آ کے روپ دکھا

اے چاند گھٹا سے باہر آ  
توری دید کو اکھیاں ترس گئیں

کبھی سامنے آ کے روپ دکھا

اے جانِ حیا، اے جانِ وفا

اے جانِ وفا آنکھوں میں سما

اے چاند گھٹا سے باہر آ

توری دید کو اکھیاں ترس گئیں

اے جانِ وفا آنکھوں میں سما

آنکھوں میں سما کے پریت بڑھا

اور پریت کے میٹھے گیت سُنا

اے چاند گھٹا سے باہر آ

توری دید کو اکھیاں ترس گئیں

رورو کے شب ہجر میں فریاد کر دو گے  
 تم بھول گئے ہو تو کبھی یاد کر دو گے  
 ہم نام تمہارا اے صنم بھولے نہیں ہیں  
 ہر آن محبت کی قسم بھولے نہیں ہیں  
 ناشاد کیا ہے، کبھی دل شاد کر دو گے  
 تم بھول گئے ہو تو کبھی یاد کر دو گے



سب رشتے گلستان سے کیوں توڑ چلے ہو  
 خوشبو کی طرح بھول سے منہ موڑ چلے ہو  
 گلشن کو اُجاڑا ہے تو آباد کرو گے  
 تم بھول گئے ہو تو کبھی یاد کرو گے  
 کیوں ہم پہ ستم توڑ کے اب روتے لگے ہو  
 دکھ درد بھرے دل میں خوشی بونے لگے ہو  
 کیا اور ستم ہم پہ اے حبلا کرو گے  
 تم بھول گئے ہو تو کبھی یاد کرو گے

ہری ہری رُتِ سادون کی  
 پی پی پیہا بولے رے  
 موسم کے سر سبز نظارے  
 پھول کھلے ہیں پیائے پیائے  
 آس کا پتھی چمک چمک کر  
 کانوں میں رس گھولے رے  
 ہری ہری رُتِ سادون کی  
 پی پی پیہا بولے رے

پھر سے دھنک رنگوں کی لہریں  
پسنے بن کر اکٹھ میں بٹھریں  
دیکھ کے شوخی مُست ہوا کی

جیارا مورا ڈولے رے

ہری ہری رُت ساون کی

پی پی پیہا بولے رے

چھائی ہیں گھنگور گھٹائیں  
جھوم جھوم کر چلیں ہوائیں  
ساون کا میٹھ موج میں آ کے

راگ ملہار میں بولے رے

ہری ہری رُت ساون کی

پی پی پیہا بولے رے

رنگ یہ کتنے پیارے ہیں  
 قوس قزح کی کوکھ سے پھوٹے — خوشبوؤں کے دھارے ہیں  
 رنگ یہ کتنے پیارے ہیں

رنگوں کی ست رنگی ڈور  
 پھیل گئی ہے چاروں اوروں  
 اس کا نظارہ کرنے والا — ایک نہیں ہم سارے ہیں  
 رنگ یہ کتنے پیارے ہیں

دیکھنے میں اک کھیل ہے یہ

سات سُرِ دل کا میل ہے یہ

سارے گاما پادھانی سا — موسیقی کے دھارے ہیں

رنگ یہ کتنے پیارے ہیں

رُت رنگیلی پیار بھری

کتنی سُہانی، کتنی بھلی

کتنا حسیں ہے رُپ گگن کا — کتنے بھلے نظارے ہیں

رنگ یہ کتنے پیارے ہیں



آنکھ کا بادل چھم چھم برسے یادِ پیا کی آئے رے  
یادِ پیا کی آئے رے اور من کو خوب رُلانے رے

گلشن کی سرسست ہوائیں  
گزرے موسمِ یادِ دلائیں  
دیکِ راگ میں من کا بچھی گیتِ برہا کے گائے رے  
آنکھ کا بادل چھم چھم برسے یادِ پیا کی آئے رے

پی بن دل کو چین نہ آئے  
 مایوسی کے بادل چھائے  
 دن تو جوں توں کٹ ہی جائے رات بڑی تر پائے رے  
 آنکھ کا بادل چھم چھم برسے یادِ پیاس کی آئے رے

پی کے دکھوں کو پال رہی ہوں  
 جیون کے دن ٹال رہی ہوں  
 روگ و فاقا کا دیک بن کر حیاں موری کو کھائے رے  
 آنکھ کا بادل چھم چھم برسے یادِ پیاس کی آئے رے

آنکھوں میں کجرا لگانا کیسی بات ہے  
 باہوں میں کنگنا سجانا کیسی بات ہے  
 آنکھوں میں کجرا لگا کے  
 باہوں میں کنگنا سجا کے  
 ماتھے پہ پندیا جگانا کیسی بات ہے

ماتھے پہ بند یا جگا کے  
 ہونٹوں پہ سُرخ لچا کے  
 آنچل کو منہ میں دبانا کیسی بات ہے  
 آنچل کو منہ میں دبا کے  
 مُسکا کے ہلکیں جھکا کے  
 بچکے سے دل میں سمانا کیسی بات ہے

آنکھوں آنکھوں میں کر کے اشارہ  
 بن گئے ہو مرا تم سہارا

اب ملے ہو تو واپس نہ جانا  
 کہہ رہی ہے فضا عاشقانہ  
 کتنا دلکش سہانا ہے موسم  
 بل سکے گا نہ ہم کو دوبارہ

تم نگاہیں بدل کر نہ جاؤ  
 آؤ آؤ مرے پاس آؤ  
 دے دیا ہے تمہیں دل کا تحفہ  
 کر لو کر لو اسے تم گوارا

تم مرے ہو مری زندگی ہو !  
 بن تمہارے مجھے کیا خوشی ہو  
 چھوڑ کر تم کہاں جا رہے ہو  
 بن تمہارے نہیں ہے گزارا

تجھ سے پھر کر چھڑا میں نے  
سازِ الم پر دیک راگ

تو کیا سمجھے تو کیا جانے  
کیسے جلتے ہیں پر دانے  
کیسے رم جھم نیناں برسیں  
تجھ سے پھر کر چھڑا میں نے  
کیسے لاگے دل میں آگ  
سازِ الم پر دیک راگ



تو کیا جانے عشق کی گرمی !  
 تو کیا جانے پیار کی نرمی  
 تو کیا جانے جانِ تمنا !  
 تجھ سے پھڑک کر چھڑا میں نے  
 کیسے کاٹے ہجر کا ناگ  
 سازِ الم پر دیپک راگ

تو کیا جانے پریت نبھانا  
 تو تو آج ہو آ بے گانہ  
 تو نے رشتہ توڑ لیا ہے  
 تجھ سے پھڑک کر چھڑا میں نے  
 میں نے سادھ لیا بیراگ  
 سازِ الم پر دیپک راگ

کے سناؤں گیت رے بچھی  
کے سناؤں گیت

کوئی نہیں جو دل کی جانے  
ٹوٹ گئے ہیں خواب سہانے

سک رہی ہے چاہت میری

رُوٹھا من کا میت  
کے سناؤں گیت

ٹوٹ گئی ہے اس کی مالا

چاروں ادر ہے غم کا ہالا

دیکھ لیا ہے نین بلا کر

بھوٹی جب کی پریت

کے سناؤں گیت

گیت خوشی کے گا کر دیکھے

پیار کے دیپ جلا کر دیکھے

اندھیا راہی اندھیا راہ ہے

اجلے دن گئے بیت

کے سناؤں گیت

جنہیں زندگی سمجھ کر کسی زخم ہم نے کھائے  
ہمیں چھوڑ کر اکیلا ہوئے آج وہ پرانے

لو شہرِ وفا ہم چھوڑ چلے

وہ دور ہوئے، مجبور ہوئے  
کسی اور نظر کا نور ہوئے  
وہ پریت پرانی بھول گئے  
ہم آس کی ڈوری توڑ چلے  
لو شہرِ وفا ہم چھوڑ چلے

وہ شاد رہیں، آباد رہیں  
 بے شک نہ انہیں ہم یاد رہیں  
 وہ موسم گل کی سیر کریں  
 ہم رشتہ خزاں سے جوڑ چلے  
 لو شہر وفا ہم چھوڑ چلے

سب آس کے درپن چور ہوئے  
 ہم پیت نگر سے دور ہوئے  
 بے درد زمانے خوش ہوئے  
 ہم دنیا سے منہ موڑ چلے  
 لو شہر وفا ہم چھوڑ چلے

ہم برباد ہوئے تو کیا ہے ساجن تو آباد رہے  
 نام ہمارا یاد نہیں تو پیار ہمارا یاد رہے

ہاتھ میں تیشہ لے کر ہم نے خوب لگن سے کام کیا  
 دودھ کی نہر بہا لائے اور اپنا کام تمام کیا  
 اتنی محنت کر کے بھی ہم دنیا میں ناشاد رہے

ہم برباد ہوئے تو کیا ہے ساجن تو آباد رہے

تجھ کو کھو کر تنہائی میں گیت برہا کے گائے ہیں  
 یاد پُرانی جب بھی آتی ہم نے اشک بہائے ہیں  
 غم نے ہم کو قید کیا ہے لیکن تو آزاد رہے  
 ہم برباد ہوئے تو کیا ہے ساجن تو آباد رہے

تو خوشیوں کے راگ الاپے ہم پر غم کے سائے ہیں  
 سوچ رہے ہیں چلتے چلتے کس نگری میں آئے ہیں  
 کوئی بھی ہو موسم، اپنے ہونٹوں پر فریاد رہے  
 ہم برباد ہوئے تو کیا ہے ساجن تو آباد رہے



پاؤں میں جھانجھن چھن چھنکے  
ہاتھ میں چوڑا کھنکے

رتلی بن کر اڑتی جاؤں  
سورنگوں کے ناز دکھاؤں  
جو آئے سو من بہلائے  
پیش رہوں بن بھٹن کے

پاؤں میں جھانجھن چھن چھنکے  
ہاتھ میں چوڑا کھنکے

لو بھ کا مارا جو بھی آئے  
 سانپ بنے اور ڈس ڈس جائے  
 کوئی بھی منہ یاد نہ  
 میرا دردی بن کے

پاؤں میں جھانچھن چھن چھنکے  
 ہاتھ میں چوڑا کھنکے

مجبوری کے جال میں پھنس کر  
 دیکھ لیا ہے میں تے سٹس کر  
 آتش کے دن بیت گئے ہیں  
 ٹوٹے پسنے من کے

پاؤں میں جھانچھن چھن چھنکے  
 ہاتھ میں چوڑا کھنکے

محبت کا آیا زمانہ  
بہاروں کا موسم فضا عاشقانہ

محبت کا آیا زمانہ

ذرا اپنے چہرے سے آنچل ہٹاؤ  
مری جان آنکھوں سے آنکھیں ملاؤ  
ذرا دیکھو کتنا ہے موسم بہانا

محبت کا آیا زمانہ

تُم اتنی حسیں ہو کہ سو ماہ کا میل  
تمہی روح تسکین، تمہی جان محفل  
غضب ڈھار سچی ادا دلبرانہ !

محبت کا آیا زمانہ

تمہیں دیکھ کر لڑکھڑاتا رہوں گا  
تمہیں پاس اپنے بلاتا رہوں گا  
تمہیں ہومری حسرتوں کا بہانہ

محبت کا آیا زمانہ

## ماہیا

مرد : دد شعر غزل کے ہیں  
 ہونٹ تیرے ایسے ہیں جیسے پھول کنول کے ہیں  
 عورت : پھولوں کا موسم ہے  
 ٹھنڈی ٹھنڈی پون چلے جھولوں کا موسم ہے

مرد : بانہوں میں آ بھی جا

آنکھوں کے رستے سے آبِ دل میں سما بھی جا

عورت : پھولوں کی کیاری ہے

تیری میری پریت سجن ساے جگ سے نیاری ہے

مرد : کوئل کی گُو کو ہے

سانسوں میں بس جو گئی تیری زلف کی خوشبو ہے

عورت : قمری کی ہُو ہُو ہے

او مورے سانوریا! تیرا ذکر تو ہر سُو ہے

# پنجابی گیت





نہ پِپاں نوں گوہلاں لگیاں نہ اُمبیاں نوں پور  
جس دن دا توں ہو گئوں چنّا اکھیاں کولوں دور

نہ سر ہیوں دے پھل کھڑے نہ کھیت نہرے ہوتے  
نہ ٹیاراں مٹھے مٹھے گیت پیار دے چھوتے  
نہ مستی دج پتے گا دن طوطے، مرغ، تلور

نہ بھنگڑے نہ جھمڑ پیسندے نہ اودہ میلے ٹھیلے  
 نہ جگنی نہ ڈھولے ماہیے نہ کھجلی نہ بیلے  
 نہ مچھیاں دے چھیرو ڈکھے نہ بیسے دی حور

نہ اودہ ندی کنارے ہیں نہ تہر دی ٹھنڈی تھاں اے  
 نہ اودہ رکھ دھریکاں دے نہ بوسہڑ دی گوہڑی چھاں اے  
 نہ ویلاں نوں دا کھساں لگیاں نہ پکے انگور

نہ اودہ پھیل چھیلیاں رُتیاں نہ اودہ شوخ نظاں اے  
 نہ سدھراں دی پینگھ خوشی توں دیوے مست ہلاں اے  
 نہ اودہ اگلیاں گلّاں رہیاں ہو گئے آں مجبور

تینوں بھُل گئے نہیں قول تے قرار

نی یاد سانوں آؤن والے

اسیں جیتی ہوئی بازی گئے آں ہار

نی یاد سانوں آؤن والے

دین کر دا

تیسری یاد دپج دل ہو کے بھردا

دُکھ تیسریاں دھپوڑیاں دے جردا

سُن سٹے ہوئے دل دی پکار

نی یاد سانوں آؤن والے

نہیں سوندیاں

تیری یاد وچ اکھاں نت روندیاں  
کھوہ پریم والے ادھی راتیں جوندیاں  
دیکھ گل پا کے ہنجواں دے ہار

فی یاد سالوں آفتن والے

ایویں بھلیا

تیری یاد وچ دل ساڈا رلیا  
بھیت پیار والا جگ اُتے کھلیا  
ہاڑا رب دا ای لیتیں ساڈی سار

فی یاد سالوں آفتن والے

## کورس

یاگاں دے دچ آئی بہار  
آؤنی سکھیو کرئیے پیار

چُپ دی اک دچ سڑو نہ اڑیو  
پیار کرن توں ڈرو نہ اڑیو  
آؤنی کرئیے قول تدار

باگاں دے دچ آئی بہار  
آؤنی سکھیو کرئیے پیار

اَوَ نِ سَکھِو گھڑا و جانیے  
 گدھا پائیے ، سَمی گائیے  
 گیت سنائیے وار و وار

باگاں دے وچ آئی بہار  
 اَوَ نِ سَکھِو کرئیے پیار

اَوَ نِ سَکھِو سیر نوں جانیے  
 باگاں دے وچ پیٹگھاں پائیے  
 پھلاں دے گل پائیے ہار

باگاں دے وچ آئی بہار  
 اَوَ نِ سَکھِو کرئیے پیار



ریشمی دوپٹہ تیرا اُڈا اُڈ جاندا نی  
 لگدا اے انج جو یں کسے نول بلاندا نی

ہمکھ نول لکانی ایں تے نالے شرمائی ایں  
 دل والے بھیت توں نہیں پردا ہٹائی ایں  
 ایویں نہ توں سنگ تیرا دل پیار چاہندا نی  
 ریشمی دوپٹہ تیرا اُڈا اُڈ جاندا نی

فی ٹوں کیہڑی گلے مکھ ساتھوں موڑ کے  
 ٹر چلی ایس محبتاں نوں توڑ کے  
 پہلاں پیار دے ترانے کاہنوں گاؤندی سیں  
 اک ہون دے بھلیکھے کاہنوں پائوندی سیں  
 ہن سوچنی ایس چوستی نوں مروڑ کے

جدوں پیار دیاں چوڑیاں توں پائیاں سئی  
سارے پتہ دوح مچیاں — دہائیاں سئی  
ہن بھل گئی ایں چوڑیاں ترور کے

جے توں بھلنا سی پیار کاہنوں پایا سہی  
جھوٹا جگ تے کھلار کاہنوں پایا سہی  
سانوں عمراں دے روگ توں چھوڑ کے

ساڈا ازلان دا پیار بھل گئی ایں  
بھٹے قول تے ترار بھل گئی ایں  
بیڑی پیار دی چمنھاں دے وچ روہڑ کے

ساڈی زندگی نوں روگ کیہ لایا ای  
ٹکھ لٹ کے ٹکھاں دے وس پایا ای  
کیہہ بٹھا ای زمانے توں وچھوڑ کے

نیڑے نیڑے آوے اڑیا  
نیڑے نیڑے آ

نیناں دے نال نین ملاوے  
نیویں پا کے نہ ترساوے  
دل دی پیاسن بھاوے اڑیا  
نیڑے نیڑے آ

مونہ توں چپے بندے لاه دے  
پیار دے مٹھڑے بول سنا دے

ایویں نہ شرماوے اڑیا  
نیڑے نیڑے آ

دل وچ پیار دی جوت جگا کے  
کیوں ٹر چلیا ایں مٹھ پرتا کے  
پیار دا اول سکھاوے اڑیا  
نیڑے نیڑے آ

لُٹ لے موج بہارنی کُٹئیے

لُٹ لے موج بہار

پھل کھڑے نہیں دُن سَوَئے

رُٹنی ایں توں بِنے بِنے

کر کے ہار شنگھار

لُٹ لے موج بہار

ڈھکاں مارے مُست جوانی

بھدی اے کوئی ہان دا ہانی

کر لے قول قرار

لُٹ لے موج بہار

آجازل کے پتنگھاں پائیے

پتنگھاں پا کے پیار ودھائیے

کھیدن دے دن چار

لُٹ لے موج بہار

چن چڑھیا بھاگاں بھریا

سکھیو عید مبارک

چن نے اپنا رُوپ دکھایا

توشیاں ہس ہس جھمڑ پایا

دل سُکھا ، ہو یا ہریا

سکھیو عید مبارک

چن دی ہوئی مکھ دکھالی

لوکاں رُل بل ماری تالی

اساں ونڈیا پیچیا ساریا

سکھیو عید مبارک

چن دیاں ٹھنڈیاں ٹھنڈیاں لوہا

رکھنڈیاں ہر پاسے خوشبو

میشہ پیارِ خلوص دا ورہیا

سکھیو عید مبارک



دیس مرے دے ہالی  
سُن

او دیس مرے دے ہالی

پیلی تیری وِتر آئی  
تینوں مالے خبر نہ کائی

او کھیتاں دے والی

اٹھ پوتھنوں رب سمجھائے  
پیلی تیری مُک نہ جائے

موڈھے رکھ پنجاہی

جوش تے جذبہ ہاری بیٹھوں  
ہمتوں ہو کے عاری بیٹھوں

بُسل گیتوں ساری کاہلی

اکھ مار کے بلائے مینوں کول  
 فی چوڑا چھنکاؤن والے

ایویں بن کے دکھانہ انبھول  
 فی چوڑا چھنکاؤن والے

کوٹھے چڑھ کے بنیرے تے کھلونی ایں

ایویں گھڑی مڑی تنگ پئی ہونی ایں

موٹھوں بولنی ایں تیکھے تیکھے بول

فی چوڑا چھنکاؤن والے

تیرے مکھڑے تے اتنا دی لالی اے

تیری اہلستہ جوانی متوالی اے

نین تیکھے نیں تے چہرہ گول مول

فی چوڑا چھنکاؤن والے

تیری اکھ جیہا کہتے دی خمار نہیں  
 تیری دید بتاں دل نوں قرار نہیں  
 میری آس نوں نہ پیراں پرح دل  
 نی چوڑا چھنکاؤن والے

کدی لگنی ایں ہیر توں سیال دی  
 کدی جاپنی ایں سوہنی مہینوال دی  
 ٹھل گھڑے تے منائے آج ڈھول  
 نی چوڑا چھنکاؤن والے

جے توں صابجاں ایں تے چل میرے نال نی  
 سوچاں سوچیاں دیلے توں نہ نال نی  
 مینوں پیار والی تکرپی جی توں  
 نی چوڑا چھنکاؤن والے

تینوں بھیاں تریکاں  
بیٹھی راہ چ اڈیکاں

بیٹھی راہ چ اڈیکاں میرے ہاتھ  
او دل جاتا

تیری راہ دے چہ بہہ کے  
دکھ سینے اُتے سہہ کے  
کسے کندھ ادھلے چھبہ کے  
تیرا تاں میں الیکاں

تیرا تاں میں الیکاں میرے ہاتھ  
او دل جاتا

میرے پیارنوں بھلا کے  
کہتے بہہ گیئوں جا کے  
سارے جگ نون سنا کے  
طعنے مارے شریکاں

طعنے مارے شریکاں میرے ہاتھ  
او دل جاتا

میسرا دل پیا روئے  
 خون سدھراں دا چوئے  
 تینوں کجھ وی نہ ہووے  
 ہائیں بن گئیاں چکیاں

ہائیں بن گئیاں چکیاں میرے ہانیا  
 او دل جاتیا

تینوں بھڑکیاں تریکاں  
 بیٹھی راہ چ اڈکیاں

بیٹھی راہ چ اڈکیاں میرے ہانیا  
 او دل جاتیا



ظالم ظلم توں اُکدے ناہیں  
ہڑ ہنجواں دے مُسکدے ناہیں

تیر جفا دے یسنے وجدے

لہو دی پیوں پَر نہیں رجدے

دل دے تیرے ڈھکدے ناہیں

ظالم ظلم توں اُکدے ناہیں  
ہڑ ہنجواں دے مُسکدے ناہیں

اُسیں بھلا کیہہ سوکھے ہندے

یاروی ڈاہڑے اُدکھے ہندے

بھار غماں دا چکدے ناہیں

ظالم ظلم توں اُکدے ناہیں  
ہڑ ہنجواں دے مُسکدے ناہیں

دین دلا توں کیوں کرنا ایں

ہوئے کیوں کیوں بھرتا ایں

رویاں غم تے مُکدے ناہیں

ظالم ظلم توں اُکدے ناہیں  
ہڑ ہنجواں دے مُسکدے ناہیں

سُخردو پھر چٹا ! اُتوں چلے لووے  
 نلکاں دی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاویں اکھلووے

ہارڈا مینہ اے تے میلاٹھاٹھاں ماردا  
 دل ساڈا جھلاہو کے تینوں دجاں ماردا  
 دُور دُور رہیں کاسنوں نیڑے نیڑے ہووے

مُتھے تے نہ گھوری پاکے تیکڑے دل وے  
 سوہنیا ! توں نیڑے ہو کے سُن ڈی گل وے  
 ہس دیاں نال بیسبا ایویں تے نہ رووے

یاد کر آپ ماہی کیتا سالوں پیار سئی  
 مُندری مُجھتاں دی دتی نگہار سئی  
 پیار دا بلاداد کے بوجھ ہے تے نہ ڈھووے



او ہر جایتا ، او بیدردا  
بھل گئیوں کا ہنوں رستہ گھردا

کہہ تیرے تے جبا دوئے حلتے  
لاہ دتے نی پیار دے چھلتے  
ریجھاں مکیاں ، آساں ٹٹیاں  
ہسن تے کچھ وی رہیا نہیں پلے

اکھ روندی دل ہٹو کے بھردا

خوشیاں دالے بچھ گئے تارے  
غم دا سورج لاٹاں مارے  
وگدے ہنجو کوئی نہ رو کے  
بلدا سینہ کوئی نہ بٹھارے

اپنے دکھ دل آپے جردا

پیار دے محل مُنارے ڈھاکے  
 کیہہ بُھیا ای چنتا لا کے  
 اندر وہیڑا کھان نوں پنیدا  
 دکھیا کر گیئوں مُکھ پر تا کے

وات نہ پُچھی او ہمدردا

کوئل وانگوں پسی کرلا وال  
 یاد تری وچ بھرنی آں ہا وال  
 توں نہ آویں کریں بکھیرے  
 دس اڑیا ہن کدھر جا وال  
 بجلی رشکے، مینہ پیا ورہدا

تیری سنگت ساتھ جے رہندی  
 تاں میں سجتا دکھ وی سہندی  
 توں جے ہلا شیریں دیندوں  
 دُنیا دے تال ٹکڑ لیندی  
 پیار آپتِ فرکدی نہ مردا

دیکھ کدے توں پھیرا پاکے  
 بیٹھی آں دُکھ درد چھپاکے  
 سوچاں دے وچ ڈبی رہندی  
 رونی آں کوئی چیز گواکے

ایویں نہیں دل ہاڑے کردا

سو نہ تینوں رب دی توں لارا دینا چھڈ دے  
 جھوٹھا ایویں پیار دا ہنگارا دینا چھڈ دے

پیار دی خیرات ساڈی جھولی کاہنوں پائی سی  
 دل نہیں ملانا سی تے اکھ کیوں ملائی سی  
 دُوروں دُوروں روپ دا نظارا دینا چھڈ دے

تیرے پچھے جگ دے نظارے اسال چھڈے نہیں  
 اپنے پرانے چٹا سارے اسال چھڈے نہیں  
 غیراں نوں توں پیار دا اشلارا دینا چھڈ دے

توں ای مختار چٹا ساڈی جند جان دا ایں  
 توں ای ذمہ دار ساڈے نفعے نقصان دا ایں  
 ایسے لسی تے کہنے آں خسار دا دینا چھڈ دے

ٹُر چلیا ایں  
ٹُر چلیا ایں

توڑ کے سارے رشتے ناطے  
پیار مرے نوں بھل بھلا کے  
جھوٹیا پیار دی پینگھ چڑھا کے  
ڈور کٹی اُدھو دِج جا کے

ٹُر چلیا ایں  
ٹُر چلیا ایں

کھوہ کے ساری عمر دے پاسے  
پیار مرے نوں بھل بھلا کے  
خورے کس دی گل توں من کے  
بانہ میری دیاں چوڑیاں بھن کے

ٹُر چلیا ایں  
ٹُر چلیا ایں

رُس کے ایویں گلے باتے  
پیار مرے نوں بھل بھلا کے  
بجھر فراق دے تیر چلا کے  
جند ملوک تے ظلم کما کے

ٹُر چلیا ایں  
ٹُر چلیا ایں

دل نوں ہو کیاں دے دس پا کے  
پیار مرے نوں بھل بھلا کے



کیوں اکھیاں لاکے ٹر گئیں وے

میں آس تری وچ بیٹھی آں  
میں پیاس تری وچ بیٹھی آں  
کچھ دس جا آکے اڑیا وے  
کیوں مکھ پرتا کے ٹر گئیں وے

توں سوہنیا! جھلی کیتا اے  
وچ جگ دے کئی کیتا اے  
کیہہ روگ ادرے لائے فی  
کیوں چین گوا کے ٹر گئیں وے

اس پیار توں پہلاں مکھی ساں  
نہ ہونی آینی — دکھی ساں  
کیہہ دل توں رول کے بھیا ای  
کیوں جت ترفا کے ٹر گئیں وے

## دو گاتا

لڑکا توں ایں مُندی تے سوہنیے میں چھلا  
نی تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکی یاری توڑ چڑھاوے ساڈی اللہ  
وے تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکا تیری تانگ میرے دل وچ ہنکدی  
جوں کھڑ دے نیں پھل اوویں ہنکدی  
تیرا پسارے جگ توں اولّا  
توں ایں مُندی تے سوہنیے میں چھلا  
نی تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکی تیرا پیار میرے انگ انگ بولدا  
کتیں مٹھا مٹھا زس پیا گھولدا  
چھڈ جاویں نہ محبتاں دا پلا  
یاری توڑ چڑھاوے ساڈی اللہ  
وے تیرا میرا جوڑ پھبیا



لڑکا

آجا دکھڑے مجتہاں دے پھولے  
چُپ رہ کے ایویں جندڑی نہ رولے  
دکھ پھوللاں گے تے ہروے گی تسلا  
توں ایس مُندری تے سوہنیے میں چھلا

نی تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکی

دس پایا دالے دکھڑے کیہ پھول میں  
طعنہ مار دے نیں لوکی جدوں بولاں میں  
پیار کرنا نہیں جگ تے سکھلا  
یاری توڑ چڑھاوے ساڈی اللہ

دے تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکا

تیری یاد میرے دل دا سہارا ہے  
تیرا غم مینوں جان توں وی بیارا ہے  
لوکی کہندے میں تے کہندے رہن جھلا  
توں ایس مُندری تے سوہنیے میں چھلا

نی تیرا میرا جوڑ پھبیا

لڑکی

تیری دید بتاں پل دی نہ جیواں میں  
تیرے باہجھ گھٹ پانی دانہ پیواں میں  
وے میں پھنس گئی آل پیار وچ کلا  
یاری توڑ چڑھاوے ساڈی اللہ

دے تیرا میرا جوڑ پھبیا

## ماہیا

مرد پپلاں تے گولہاں نہیں

تیرے میرے پیار اُتے لوکاں کیتیاں چوہاں نہیں

عورت لکراں تے چُھل ماہیا

پُتوں پُتوں کردی ہوئی تیرے پچھے گئی آں رُل ماہیا

مرد دو پتر شتوتاں دے

دیکھ کتھوں لے کے آیا نی میں تھفے امرتاں دے

عورت دو پتر کنیراں دے

دیکھ کتھوں لے کے آئی دے میں تھفے اُج بیراں دے

مرد شالانیت خیر ہو دے

منگاں میں دعوواں ایہو تیری نگری دی خیر ہو دے

عورت جگتے نہ دیر ہو دے

جیہدے نال پیار ہو یا اوہ کدی وی نہ غیر ہو دے





ایسہ گیت پڑھ کے پڑھن والے دے اپنے  
 باطن وچ فقرہ جیسا گو نودار بند اسے۔ ریحانی دے گیت  
 پڑھ کے جیہڑی خوشی جنوں ہونے لے، اُمید اسے ہائی  
 پڑھن والیاں نول وی جووے گی۔

میرزا ادب

لاہور

رم جھم برستی بارشوں، خوشبو اور خنکی سے لبریز  
 ہواؤں، سرشار پرندوں اور دھیرے دھیرے بڑے  
 چشموں کا ترنم جب وہ بے چین روحوں کے ہجر  
 وصال سے ہم آہنگ ہوتا ہے تو گیت چلتی  
 پاتا ہے۔ اس عمدہ سنگین و سناں میں جہاں  
 ساری اقدار عدم تحفظ کا شکار ہیں اور پیار  
 بھرے مکالمے کی بجائے گولیوں کا، زبان میں  
 باتیں ہوتی ہیں وہاں خوشی فتح ریحانی نے بنیادی  
 انسانی جذباتوں کو گیتوں کا روپ دے کر ایک نیک  
 کام سرانجام دیا ہے کیونکہ اشتہار اور فساد کو کم  
 کرنے کا کوئی بھی عمل صدقہء جاریہ ہے۔

خوشی فتح ریحانی نوجوان ہیں اور محبت سے معمور  
 سکتے شام و سحر کے مسافر ہیں۔

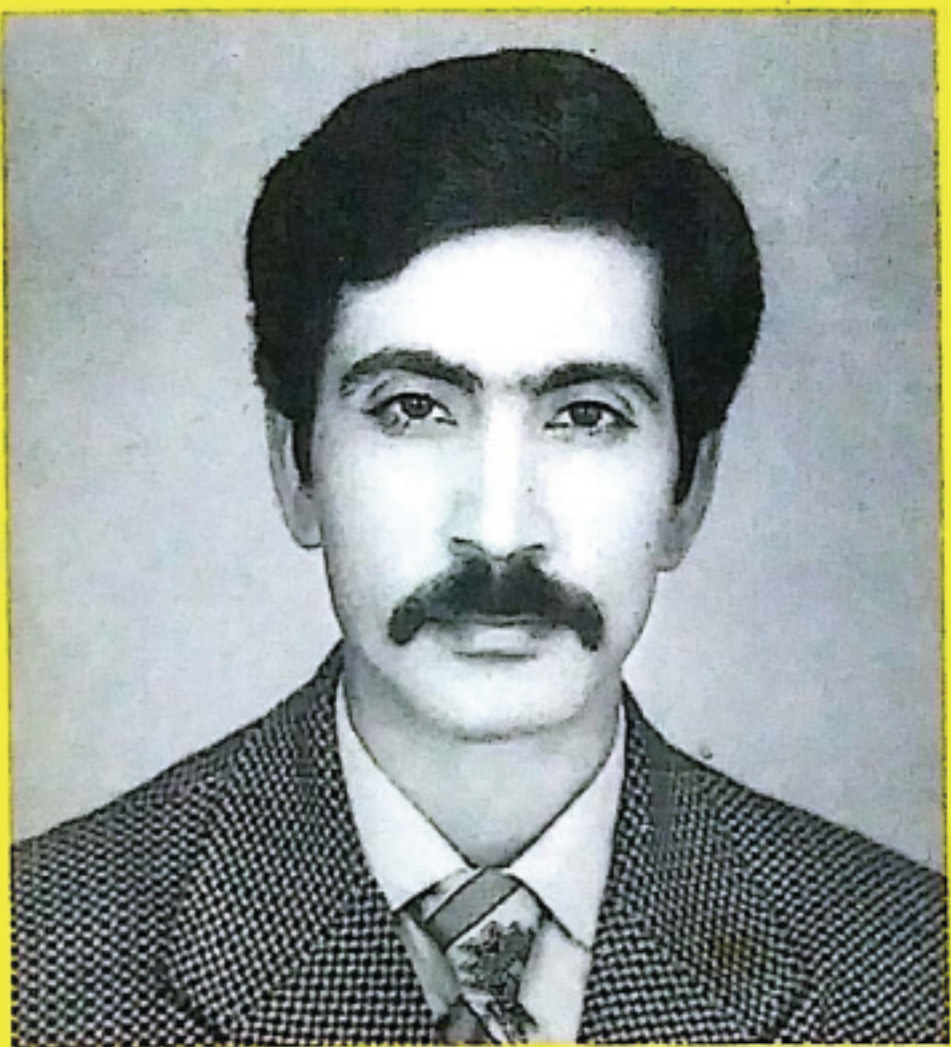
ان کے یہ گیت دلوں میں درد کی دولت عام  
 کرنے کے ساتھ فنی اعتبار سے بھی لائقِ تحسین  
 ہیں۔ ان کے تیور بتاتے ہیں کہ آگے چل کر یہ  
 اُردو اور پنجابی زبان کی اس نظر انداز شدہ  
 صنف کے مسیحا ثابت ہوں گے۔

ستار سید

(سی۔ پی۔ یو)

پروڈیو سر ریڈیو پاکستان لاہور





گیت کی خالص بات یہ ہے کہ اس میں جذبات اُس تال پر رقص کرتے یا نغمہ سرا ہوتے ہیں جسے دل کی دھڑکن سنیا کرتی ہے اور دل اُس تال پر دھڑکتا ہے جسے فطرت سنیا کرتی ہے۔ خوشی فتحِ رمغانی نے خالص گیت کی اسی لہذا کو اپنی شاعری میں سمویا ہے۔ آج کا دور سیاسی، سماجی، نسلی اور نظریاتی آویزش کا دور ہے جس نے شاعری کو اپنا دامن وسیع کرنے اور کبھی کبھی اسے تار تار کرنے پر بھی مجبور کیا ہے۔ ایسے زمانے میں کسی صنفِ شعر کو اُس کی خالص اور فطری صورت میں پیش کرنا صرف اُسی صورت میں ممکن ہے جب شاعر اپنے جذبات کے ساتھ خلص اور ہم آہنگ ہو۔ خوشی فتحِ رمغانی نے نہ صرف اپنے دل کی دھڑکن سے رابطہ قائم کر رکھا ہے بلکہ شعر کی طوفانی ہولوں میں رہنے کے باوجود وہ ابھی تک فطرت سے ہم آہنگ ہیں۔ اسی لئے وہ گیت کو اُس کی کھری اور خالص صورت میں پیش کرنے میں پوری طرح کامیاب ہو سکے ہیں۔